مکتوب نگاری

بعض اہلِ قلم نے مکتوب نگاری کو ایک لطیف فن قرار دیا ہے۔ ایسے خطوط بڑی تعداد میں موجود ہیں جن میں اعلیٰ تخلیقی ادب کی شان پائی جاتی ہے۔

مکتوب نگاری شخصی اظہار کی ایک شکل ہے۔ مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ایک شخص ہوتا ہے جب کہ ادب کی دوسری اصناف میں ایک ساتھ کئی لوگ مخاطب ہوسکتے ہیں۔ کچھ ادیبوں نے ایسے عمدہ خط لکھے ہیں کہ اب مکتوب نگاری کو ایک ادبی صنف کا مرتبہ حاصل ہو چکا ہے۔ ایسے خطوط کا مطالعہ اس اعتبار سے اور بھی دل چسپ ہوجاتا ہے۔

مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ہو، اگر مکتوب نگار کی تحریر میں کشش ہو تو خط ہر پڑھنے والے کے لیے دل چسپ ہوسکتا ہے۔ اچھّے خطوط ادب پاروں کے طور پر پڑھے جاتے ہیں۔ اردو نثر کی روایت میں غالب، شبلی، مہدی افادی، چودھری محمد علی رودولوی، ابوالکلام آزاد، رشید احمد صدیقی، منٹو، میراجی اور صفیہ اختر وغیرہ کے خطوط نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

(1797–1869)

غالبؔ اردو، فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ وہ اکبرآباد میں پیدا ہوئے تھے لیکن زندگی کا بیشتر حصہ دہلی میں گزارا۔ غالبؔ نے نثر نگاری کا آغاز فارسی سے کیا۔ فارسی نثر میں 'پنج آہنگ'، 'مہرِ نیم روز' اور 'دستنبو' ان کی اہم کتابیں ہیں۔ اردو میں ان کا سب سے بڑا نثری کارنامہ ان کے خطوط ہیں۔ بقول حالیؔ:

''مرزا کی اردو خط وکتابت کا طریقہ فی الواقع سب سے نرالا ہے۔ نہ مرزا سے پہلے کسی نے خط وکتابت میں اختیار کیا اور نہ ان کے بعد کسی سے اس کی پوری تقلید ہو سکی۔''

غالبؔ نے اپنے خطوط میں بات چیت کا انداز اختیار کیا ہے۔ غالبؔ کے اردو خطوط میں ان کی اپنی زندگی اور زمانے کے بہت سے دل چسپ حالات و واقعات سمٹ آئے ہیں۔ 1857 کے آس پاس کا ماحول غالبؔ کے خطوط میں جس تفصیل سے نظر آتا ہے اس کے پیشِ نظر یہ خطوط تاریخی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے خطوط کے بارے میں خود لکھا ہے کہ ''میں نے وہ اندازِ تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے۔ ہزار کوس سے بہ زبانِ قلم باتیں کیا کرو، ہجر میں وصال کے مزے لیا کرو''۔ غالبؔ نے جو اسلوب اختیار کیا تھا اس کی نقل کسی سے بھی ممکن نہ ہو سکی۔ ان کے خطوط میں واقعہ نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری کی غیر معمولی مثالیں ملتی ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کا عنصر بھی غالبؔ کی نثر میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ غالبؔ کے اردو خطوط کے مجموعے 'عودِ ہندی' اور 'اردوئے معلّٰی' ہیں۔

© NCERT not to be republished

5286CH08

خط

(i) میر مہدی مجروحؔ کے نام

”اے جناب میرن صاحب ! السَّلام علیکم“

”حضرت آداب!“

”کہو صاحب، آج اجازت ہے میر مہدی کے خط کا جواب لکھوں؟“ ”تو حضور میں کیا منع کرتا ہوں۔ میں نے تو یہ عرض کیا تھا کہ اب وہ تندرست ہو گئے ہیں۔ بخار جاتا رہا ہے۔ صرف پیچس باقی ہے۔ وہ بھی رفع ہو جائے گی۔ میں اپنے ہر خط میں آپ کی طرف سے لکھ دیتا ہوں۔ آپ پھر کیوں تکلیف کریں۔“

”نہیں میرن صاحب! اس کے خط کو آئے ہوئے بہت دن ہوئے ہیں۔ وہ خفا ہوتا ہوگا۔ جواب لکھنا ضرور ہے۔“

”حضرت، وہ آپ کے فرزند ہیں۔ ایسے خفا کیا ہوں گے۔“ ”بھائی آخر کوئی وجہ تو بتاؤ کہ تم مجھے خط لکھنے سے کیوں باز رکھتے ہو“۔ ”سبحان اللہ! سبحان اللہ! اے لو! حضرت آپ تو خط نہیں لکھتے اور مجھے فرماتے ہیں تُو باز رکھتا ہے۔“

”اچھّا تم باز نہیں رکھتے، مگر یہ تو کہو، کیوں نہیں چاہتے کہ میں میر مہدی کو خط لکھوں؟“

”کیا عرض کروں۔ سچ تو یہ ہے کہ جب آپ کا خط جاتا اور وہ پڑھا جاتا، تو میں سنتا اور حظ اُٹھاتا۔ اب جو میں وہاں نہیں، میں نہیں چاہتا کہ آپ کا خط جاوے۔ میں اب پنج شنبہ کو روانہ ہو رہا ہوں۔ میری روانگی کے تین دن کے بعد آپ خط شوق سے لکھیے گا۔“

”میاں بیٹھو، ہوش کی خبر لو۔ تمھارے جانے نہ جانے سے مجھے کیا علاقہ۔ میں بوڑھا آدمی، تمھاری باتوں میں آ گیا اور آج تک اس کو خط نہیں لکھا۔ لاحول ولاقوۃ۔“

سنو، میر مہدی صاحب! میرا کچھ گناہ نہیں۔ اپنے خط کا جواب لو۔ تَپ تو رفع ہو گئی۔ پیچس کے رفع ہونے کی خبر شتاب

© NCERT not to be republished

لکھو۔ پرہیز کا بھی خیال رکھا کرو۔ یہ بُری بات ہے کہ وہاں کچھ کھانے کو ملتا ہی نہیں۔ اس وقت پہلے تو آندھی چلی، پھر مینھ آیا۔ اب مینھ برس رہا ہے۔

میں خط لکھ چکا ہوں۔ سرنامہ لکھ کر چھوڑوں گا۔ جب ترشّح موقوف ہو جائے گا تو کلیان ڈاک کو لے جائے گا۔ میر سرفراز حسین کو دُعا پہنچے۔

(غالبؔ)

مشق

لفظ و معنی

پیچس	:	آنتوں کی ایک بیماری
رفع	:	دور ہونا
فرزند	:	بیٹا، اولاد
باز رکھنا	:	منع کرنا، روکنا
سبحان اللہ	:	اللہ پاک ہے، تعریف کا کلمہ
حظ اٹھانا	:	لطف لینا
پنج شنبہ	:	جمعرات
ہوش کی خبر لو	:	سمجھ داری کی بات کرو
لاحول ولاقوّۃ	:	کسی الجھن، افسوس اور بیزاری کے اظہار کے موقع پر بولتے ہیں
تَپ	:	بخار
شتاب	:	جلد، جھٹ پٹ، فوراً
سرنامہ	:	پتا، مکتوب الیہ کا پتا جو خط پر لکھا جائے

© NCERT not to be republished

ترشّح	:	بوندا باندی
موقوف ہونا	:	ٹھہرنا، رُکنا

سوالات

1۔ غالبؔ نے میرن صاحب سے میر مہدی کے خط کا جواب لکھنے کی اجازت کیوں چاہی؟

2۔ میرن صاحب نے غالبؔ کو مجروحؔ کی صحت کے بارے میں کیا بتایا؟

3۔ میرن صاحب نے غالبؔ کو مجروحؔ کے نام خط لکھنے سے کیوں باز رکھا تھا؟

زبان وقواعد

- اس خط میں ان الفاظ کی نشان دہی کیجیے جو ایک دوسرے کو خطاب کرنے کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔
- اس خط میں آئے محاوروں کو تلاش کیجیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

غور کرنے کی بات

اردو میں مکتوب نگاری کا سہرا غالبؔ کے سر ہے۔ غالبؔ کے خطوط کے سبب اردو میں خطوط نگاری کو ایک صنف کا درجہ حاصل ہوا۔ غالبؔ کا اسلوب مکالماتی ہے اور ڈرامائیت کے ساتھ ہے۔ اس نقطۂ نظر سے جب ہم میر مہدی مجروح کے نام خط پر غور کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ غالبؔ کا یہ مکالماتی و ڈرامائی انداز اپنے عروج پر ہے۔ خط مجروحؔ کے نام ہے اور خطاب میرن صاحب سے خط کا ابتدائی حصہ غالبؔ اور میرن صاحب کے درمیان مکالمہ ہے اور اس خوب صورتی کے ساتھ کہ اس مکالمہ کے دونوں کردار اپنے نام کے اظہار کے بغیر واضح ہیں۔ مکتوب الیہ کے نام اصل گفتگو بس آخری چند سطروں میں ہے۔ خط میں مزاح اور بے ساختگی نے اسلوب کو دو بالا کر دیا ہے۔

عملی کام

☆ غالبؔ کے انداز میں اپنے دوست کے نام ایک خط تحریر کیجیے جس میں اپنی موجودہ مصروفیات اور مستقبل کے عزائم کا ذکر ہو۔

© NCERT not to be republished

(ii) منشی ہرگوپال تفتہ کا نام

کیوں صاحب، روٹھے ہی رہوگے یا کبھی منوگے بھی؟ اور اگر کسی طرح نہیں منتے تو روٹھنے کی وجہ تو لکھو۔ میں اس تنہائی میں صرف خطوں کے بھروسے جیتا ہوں یعنی جس کا خط آیا میں نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا۔ خدا کا احسان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو اطراف و جوانب سے دوچار خط نہیں آرہتے ہوں بلکہ ایسا بھی دن ہوتا ہے کہ دو دو بار ڈاک کا ہرکارہ خط لاتا ہے، ایک دو صبح کو ایک دو شام کو، میری دل لگی ہو جاتی ہے، دن ان کے پڑھنے اور جواب لکھنے میں گزر جاتا ہے۔ یہ کیا سبب؟ دس دس بارہ بارہ دن سے تمھارا خط نہیں آیا، یعنی تم نہیں آئے۔ خط لکھو صاحب، نہ لکھنے کی وجہ لکھو۔ آدھ آنے میں بُخل نہ کرو۔ ایسا ہی ہے تو بیرنگ بھیجو۔

غالبؔ

سوموار 27 دسمبر 1858

مشق

لفظ و معنی

اطراف : طرف کی جمع

جوانب : جانب کی جمع (مراد ہے تمام سمتوں سے)

ہرکارہ : قاصد، ڈاک لانے والا

بُخل : کنجوسی

بیرنگ : بغیر ٹکٹ کے خط بھیجنا

© NCERT not to be republished

سوالات

1۔ غالبؔ نے خط کے آغاز میں یہ کیوں لکھا ہے کہ ''روٹھے ہی رہوگے یا کبھی منوگے بھی''؟

2۔ خطوں کو غالبؔ نے اپنی دل لگی کا سامان کیوں کہا ہے؟

3۔ غالبؔ نے خط بیرنگ بھیجنے کی بات کیوں کہی ہے؟

زبان وقواعد

☆ نیچے لکھے ہوئے جملوں کی وضاحت کیجیے:

- کیوں صاحب روٹھے ہی رہوگے یا کبھی منوگے بھی؟ اگر کسی طرح نہیں منتے تو روٹھنے کی وجہ تو لکھو۔
- خدا کا احسان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو اطراف وجوانب سے دو چار خط نہیں آرہتے ہوں ایک دو صبح کو ایک دو شام کو میری دل لگی ہو جاتی ہے۔

غور کرنے کی بات

- غالبؔ کے ان دونوں خطوں میں ان کا مکالماتی انداز نظر آتا ہے۔ پہلے خط میں غالبؔ نے میرن صاحب اور اپنی گفتگو کے مکالمات کو اس طرح نقل کیا ہے کہ مجروحؔ کو بہت دن سے خط نہ لکھنے کی وجہ بیان ہو گئی ہے۔
- دوسرا خط پڑھ کر معلوم یہ ہوتا ہے کہ غالبؔ اپنے شاگرد تفتہ کو خط نہیں لکھ رہے ہیں بلکہ تفتہ اور غالبؔ آمنے سامنے بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔

عملی کام

☆ غالبؔ کے کچھ خطوں کا مطالعہ کیجیے۔

© NCERT not to be republished